احکامِ شریعت
اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

مسلک اہل سنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات
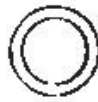
تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

فون ——— ۷۲۳۳۲۵۰۶

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ——— اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

سال طباعت ——— ۱۹۹۶ء

ناشر ——— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور

قیمت ——— -/۹۰ روپے

ہیں علمائے اہل سنت اس صورت میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت، پر شہید مرد ہیں اور فلاں طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور اس طاق کے پاس جاکر ہر جمعرات کو فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں۔ ہار لٹکاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں، مرادیں مانگتے ہیں اور ایسا دستور اس شہر میں بہت جگہ واقع ہے۔ کیا شہید مردان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں؟ اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر؟ جواب عام فہم مع دستخط کے تحریر فرمائیے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔

الجواب یہ سب واہیات وخرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں۔ ان کا ازالہ لازم۔ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ

کتـــــــــــــبہ

محمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ ۱۱۔ والدین کے حقوق

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ۔ اندریں مسئلہ کہ بعد فوت ہو جانے والدین کے اولاد کے اوپر کیا حق والدین کا رہتا ہے؟ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔

الجواب (۱) سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازہ کی تجہیز غسل، کفن، نماز، دفن ہے اور ان کاموں میں ایسے سنن ومستحبات کی رعایت جس سے اُن کے لیے ہر خوبی وبرکت ورحمت ووسعت کی اُمید ہو۔

۲۔ ان کے لیے دعا واستغفار ہمیشہ کرتے رہنا۔ اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

۳۔ صدقہ وخیرات واعمال صالحات کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا، حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ اُن کے لیے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزے رکھنا۔ بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انہیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ اُن سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس

کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(۴) ان پر کوئی قرض کسی کا ہو تو اس کے ادا میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہان کی سعادت سمجھنا۔ آپ قدرت نہ ہو تو اور عزیزوں قریبوں پھر باقی اہل خیر سے اس کے ادا میں امداد لینا۔

(۵) ان پر کوئی قرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اس کے ادا میں سعی بجالانا۔ حج نہ کیا ہو تو خود ان کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرانا۔ زکوٰۃ یا عشر کا مطالبہ ان پر رہا ہو تو اسے ادا کرنا۔ نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا کفارہ دینا، وعلیٰ ھذا القیاس ہر طرح ان کی براءت ذمہ میں جدوجہد کرنا۔

(۶) انہوں نے جو وصیت جائز شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا۔ اگرچہ شرعًا اپنے اوپر لازم نہ ہو، اگرچہ اپنے نفس پر بار ہو۔ مثلاً وہ نصف جائداد کی وصیت اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبی محض کے لیے کر گئے تو شرعًا تہائی مال سے زیادہ بے اجازت وارثان نافذ نہیں۔ مگر اولاد کو مناسب ہے کہ ان کی وصیت مانیں اور ان کی خوشی پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مقدم جانیں۔

(۷) ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا، مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا، یا فلاں سے نہ ملے گا، یا فلاں کام کرے گا، تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ دنیا میں نہیں، ان کی قسم کا خیال نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو اور کچھ قسم ہی پر موقوف نہیں ہر طرح کے امور جائزہ میں بعد مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا۔

(۸) ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لیے جانا، وہاں قرآن شریف ایسی آواز سے کہ وہ سنیں پڑھنا اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا۔ راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے بے سلام و فاتحہ نہ گزرنا۔

(۹) ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کیے جانا۔

(۱۰) ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا، ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام رکھنا۔

(۱۱) کبھی کسی کے ماں یا باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا۔

(۱۲) اور سب میں سخت تر و عام تر و مدام تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج نہ پہنچانا۔ اس کے سب اعمال کی ماں باپ کو خبر پہنچتی ہے۔ نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ فرحت سے دمکنے لگتا ہے اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں، ان کے قلب پر صدمہ پہنچتا ہے۔ ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ قبر میں بھی انہیں رنج دیا جائے۔

اللہ غفور رحیم، عزیز کریم جل جلالہ، صدقہ اپنے حبیب رؤف و رحیم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہم سب مسلمانوں کو نیکیوں کی توفیق دے، گناہوں سے بچائے۔ ہمارے اکابر کی قبروں میں ہمیشہ نور و سرور پہنچائے، کہ وہ قادر ہے اور ہم عاجز۔ وہ غنی ہے اور ہم محتاج۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی الشفیع الرفیع الغفور الکریم الرؤف الرحیم سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ امین۔ والحمد للہ رب العلمین۔

اب وہ حدیثیں جن سے فقیر نے یہ حق استخراج کیے ان میں سے بعض بقدر کفایت ذکر کروں۔

حدیث نمبر ۱ کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد بھی کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجا لاؤں؟ فرمایا:

نعم، اربعۃ: الصلاۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما واکرام	ہاں، چار باتیں ہیں: ان پر نماز اور ان کے لیے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت

صد يقهما وصلة الرحم التي لا رحم لك الا من قبلهما فهذا الذي بقي من برهما بعد موتهما۔

اور جو رشتہ صرف انہی کی جانب سے ہو نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا۔ یہ وہ نیکی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی اسید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع القصہ۔

ورواہ البیہقی فی سننہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع، الصلوٰۃ علیہ والدعاء لہ وانفاذ عہدہ من بعدہ وصلۃ رحمہ واکرام صدیقہ۔

حدیث نمبر ۲ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر۔

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

رواہ ابن النجار عن ابی اسید مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نمبر ۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق۔

آدمی جب ماں باپ کے لیے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی التاریخ والدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ترجمہ: ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے بہترین آقا اور بہترین مددگار ہے اور نہیں ہے طاقت اور قوت اللہ کے سوا کسی کو جو بلند و بالا ہے اور درود نازل فرمائے اللہ تعالیٰ شفیع اور بلند مغفرت کرنے والے کریم رؤف و رحیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب اور تمام امت پر آمین۔ تمام تعریف اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

حدیث نمبر ۵۰۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:۔

اذا تصدق احدکم بصدقۃ	جب تم میں کوئی شخص نفل خیرات کرے
تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ	تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے
فیکون لھما اجرھا ولا ینقص	کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے
من اجرہ شیئا۔	ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسطہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ونحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نمبر ۶ کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ اب وہ مر گئے۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا:

ان من البر بعد الموت ان تصلی	بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے
لھما مع صلوٰتک وتصوم لھما	ساتھ ان کے لیے نماز پڑھے اور اپنے روزوں
مع صیامک۔ رواہ الدارقطنی	کے ساتھ ان کے لیے روزے رکھے۔

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لیے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز روزے ان کی طرف سے انہیں ثواب پہنچنے کو بھی بجالا۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

کما مر ولفظ مع محتمل الوجھین بل ھذا الصق بالمیتہ محیط۔ پھر تاتارخانیہ پھر

لہ ترجمہ عربی عبارت ص۵۳ بقیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں باپ کے مرنے کے بعد اولاد پر چار حق باقی رہتے ہیں۔ اول نماز کا ثواب۔ دوسرے ان کے لیے دعا۔ تیسرے ان کے وعدوں کو پورا کرنا۔ چوتھے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔

ردالمحتار میں ہے: الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات لانہا تصل الیہم ولا ینقص من اجرہ شئ ۔

ترجمہ:۔ اس شخص کے لیے بہتر یہ ہے جو نفلی صدقہ دے کہ تمام مومنین مومنات کی نیت کرے تو اس سے ان سب کو ملے گا اور اس کے حصہ سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم:

من حج عن والدیہ او قضی عنہما مغرما بعثہ اللہ یوم القیٰمۃ مع الابرار۔	جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اُٹھے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ۔

حدیث نمبر ۸ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے۔ وقتِ وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا:

بع فیہا اموال عمر فان وفت والا فسل بنی عدی فان وفت والا فسل قریشا ولا تعدعنہم۔	میرے دین میں اول میرا مال بیچنا۔ اگر کافی ہو جائے فبہا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگ کر پورا کرنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا۔

پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا اضمنہا تم میرے قرض کی ضمانت کرلو۔ وہ ضامن ہوگئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کرلیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرما دیا۔

رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عثمان بن عروۃ۔

حدیث نمبر ۹ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنے

کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا:

نعم حجی عنها ارأیت لو کان علی امك دین اکنت قاضیة اقضوا اللہ فاللہ احق بالوفاء۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

ہاں اس کی طرف سے حج کر۔ بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو ادا کرتی یا نہیں یوں ہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه ومنهما واستبشر به ارواحهما فی السماء وکتب عند اللہ برا۔ رواہ الدارقطنی عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنه۔

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے، وہ حج اس کی طرف سے اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

من حج عن ابیه او عن امه فقد قضی عنه حجته وکان له فضل عشر حجج۔

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔

رواہ الدارقطنی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنهما۔

حدیث نمبر ۱۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب اللہ له عتقا من النار وکان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما۔

جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالٰی اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

شیٔ۔ رواہ الاصبہانی فی الترغیب والبیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نمبر ۱۲۔ کہ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من بر قسمہما وقضی دینہما ولو یستعب لہما کتب بارا وان کان عاقا فی حیاتہ ومن لم یبر قسمہما ویقض دینہما واستسب لہما کتب عاقا وان کان بارا فی حیاتہ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد اُن کی قسم سچی کرے اور اُن کا قرض اتارے اور کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جائے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور اُن کا قرض نہ اُتارے اور اُن کے والدین کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔

حدیث نمبر ۱۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل یوم جمعۃ مرۃ غفر اللہ لہ وکتب برا۔ رواہ الامام الترمذی العارف باللہ الحکیم۔ فی نوادر الاصول عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

حدیث نمبر ۱۵۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من زار قبر والدیہ او احدہما یوم الجمعۃ فقرء عندہ یٰس غفر لہ۔ رواہ ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰس پڑھے بخش دیا جائے۔

وفی لفظ من زار قبر والدیہ او احدہما فی کل جمعۃ فقرء

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰس پڑھے یٰس شریف میں جتنے حرف

عندہ بیس غفر اللہ لہ بعدد — میں ان سب کی گنتی کی برابر اللہ تعالےٰ اس
کل حرف منہما۔ — کے لیے مغفرتیں فرمائیں۔

رواہ ھو والخلیلی وابو شیخ والدیلمی وابن النجار والرافعی وغیرھم عن ام المؤمنین الصدیقۃ عن ابیہا الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث نمبر ۱۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ ومن کان زوارا لھما زارت الملٰئکۃ قبرہ۔

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کیا کرتا ہو، فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔

رواہ الامام الترمذی الحکیم وابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات میں بسند خود محمد ابن العباس دراق سے روایت فرماتے ہیں۔ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا۔ راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ وہ جنگل درختانِ مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا۔ ان کے نیچے دفن کرکے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا جب پلٹ کر آیا، اس منزل میں رات کو پہنچا۔ باپ کی قبر پر نہ گیا ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا یہ اشعار کہہ رہا ہے ؎

رأیتک تطوی الدوم لیلا ولا تری — علیک لاھل الدوم ان تتکلما
وبالدوم ثاو لو ثویت مکانہ — ومر باھل الدوم عاد فسلما

ترجمہ: میں نے تجھے دیکھا کہ رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے اور وہ جوان پیڑوں میں ہے ان سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

حدیث نمبر ۱۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم:

من احب ان یصل اباہ فی قبرہ — جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ

فلیحصل اخوان ابیہ من بعدہٖ۔ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے
رواہ ابو یعلی وابن حبان عن عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما۔

حدیث نمبر ۱۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

من البران تصل صدیق ابیک۔ باپ کے ساتھ نیکوکاری سے یہ ہے کہ تو اس کے
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن دوست سے اچھا برتاؤ رکھے۔
انس رضی اللہ تعالی عنہ۔

حدیث نمبر ۱۹ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

ان ابرار البران یصل الرجل بیشک باپ کے ساتھ نکوکاریوں سے بڑھ کر
اھل ذی ابیہ بعد ان یولی الاب یہ نکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے
رواہ الائمۃ احمد والبخاری۔ بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے
فی ادب المفرد ومسلم فی صحیحۃ وابو داؤد والترمذی عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما۔

حدیث نمبر ۲۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

احفظ وُدّ ابیک لا تقطعہ فیطفیٔ اپنے باپ کی دوستی پر نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا
اللہ نورک۔ کہ اللہ تیرا نور بجھا دے گا۔
رواہ البخاری فی الادب المفرد والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی الشعب
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما۔

حدیث نمبر ۲۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :۔

تعرض الاعمال یوم الاثنین ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور
والخمیس علی اللہ تعالی وتعرض اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم
علی الانبیاء وعلی الآباء والامھات الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے
یوم الجمعۃ فیفرحون بحسناتھم ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں

وتزداد وجوههم بیاضا و	اور اُن کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ
اشراقا فاتقوا اللہ ولا تؤذوا	باقی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں
امواتکم۔ رواہ الامام الحکیم	کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

عن والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوں گی کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے، تو صرف ماں یا باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لیے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لیے اللہ جل وعلیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا کہ:

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ۔	حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

حدیث میں ہے، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا۔ چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں نے اس کے حقوق ادا کر دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لعلہ ان یکون بطلقۃ واحدۃ۔	تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن	جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں، شاید یہ ان میں ایک
بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

اللہ عزوجل عقوق سے بچائے اور ادائے حقوق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا